سوال

زمین ←182 لینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عشر خراجی زمین سے لینا جائز اور حق ہے کہ نہیں؟ از روئے قرآن وحدیث کے بطریق قوت وصحت کے جوامر ثبوت یا عدم ثبوت عشر ارض خراجی کی نسبت ہو لکھیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

عشر یا نصف عشر ہر ایک زمین کی پیداوار میں فرض ہے خواہ زمین خراجی ہو یا غیر خراجی۔ عشر یا نصف عشر کے فرض ہونے میں زمین کا غیر خراجی ہونا شرط نہیں ہے۔

اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سقت السماء والعیون اوکان عشریا العشر وفیما سقی بالنضح نصف العشر"[1]

ں کے پانی سے سیراب کیا جائے یا اس (کھیت یا باغ) کی زمین تر ہو تو اس (کی پیداوار) میں سے عشر (فرض) ہے اور جس (کھیت یا باغ) کو کھینچ کر پانی پلایا جائے تو اس میں نصف عشر ہے۔"

اس حدیث سے ثابت ہے کہ جو کھیت یا باغ کہ مینہ یا چشمہ کے پانی سے سیراب کیا جائے یا اس کھیت یا باغ کی زمین ہی ایسی تر ہو کہ اس کی تری کافی ہو جائے، اس کی پیداوار میں عشر فرض ہے اور جس کھیت یا باغ کو پانی کھینچ کر سیراب کیا جائے، اس کی پیداوار میں نصف عشر فرض ہے۔

میں جو دو صورتیں مذکور ہوئی ہیں، ایک عشر کے فرض ہونے کی اور دوسری نصف عشر کے فرض ہونے کی، ان میں سے کسی صورت میں بھی یہ تخصیص نہیں ہے کہ اس کھیت یا باغ کی زمین خراجی ہو یا غیر خراجی۔ پس اگر خراجی ہو تو بھی اس میں عشر یا نصف عشر فرض ہے اور غیر خراجی ہو تو بھی، اور اللہ تعالیٰ فر

خرجنا لکُم مِن الأَرضِ...٢٦٧...سورة البقرة

ور جو کچھ پیداوار ہم تمہارے لیے زمین سے پیدا کردیں، اس میں سے دو۔"

ریمہ عشر کے بارے میں نازل ہوئی ہے یہ آیت کریمہ بھی عام ہے۔ اس میں بھی یہ تخصیص نہیں ہے کہ وہ زمین خراجی ہو یا غیر خراجی۔ پس اگر خراجی ہو تو بھی عشر یا نصف عشر فرض ہے۔ اور غیر خراجی ہو تو بھی۔ اور بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ہِ...١٤١...سورة الانعام

جو کھیت یا باغ کہ بار آور ہوں تو ان کے کاٹنے اور توڑنے کے دن ان کا حق ادا کرو۔

ت کریمہ بھی عشر کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ بھی عام ہے، اس میں بھی تخصیص نہیں ہے کہ اس کھیت یا باغ کی زمین خراجی ہو یا غیر خراجی۔ پس اگر خراجی ہو تو بھی عشر یا نصف عشر فرض ہے اور غیر خراجی ہو تو بھی، اور جو لوگ کہتے ہیں کہ خراجی زمین میں عشر فرض نہیں ہے اور اپنے اس قول پر حدیث:

یجتمع عشر وخراج فی ارض مسلم"[2]

یعنی کسی مسلمان کی کسی ایک ہی زمین میں عشر اور خراج دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہوتے" سے استدلال کرتے ہیں ان کا یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔

لا:

ریث مذکور باطل اور بے اصل ہے ہرگز استدلال کے قابل نہیں، اس لیے کہ اس کا راوی جس پر اس حدیث کا مدار ہے، یحییٰ بن عنبسہ" ہے اور وہ سخت واہی ہے۔ یہاں تک کہ ائمہ حدیث نے اس کو کذاب اور دجال اور وضاع تک بھی فرما دیا ہے۔[3]

ثانیاً:۔

ند(22/صفر1333ھ)

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث(1412)

[2]۔ دیکھیں نصب الرایہ(3/442)

[3]۔ مصدر سابق۔

ذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الزکاۃ والصدقات، صفحہ:357

محدث فتویٰ